چوتھا احمق

(نیچے دی گئی تصویر پر کلک نہ کریں)

The 4th Idiot

(Don't click on the picture below)

ایک نوجوان انجینئر کی بنائی ہوئی ڈرائنگ کو سمجھنے میں جب شعبے کے سربراہ کو دشواری ہوئی تو وہ تنگ آ کر بولے:

افسر: ''تم تم پاگل ہو کیا!''

انجینئر: ''نہیں سر، میں تو وقت سے پہلے پیدا ہوا تھا''۔

افسر نے کہا: ''بیوقوف!''

لڑکا: ''سر، میری بے عزتی نہ کریں۔ میں بیوقوف نہیں ہوں میں تو ایک احمق ہوں، چوتھا احمق۔ اگرچہ آپ جیسے کئی لوگ ان دونوں میں فرق نہیں کر پاتے''۔

اس چوتھے احمق کی کہانی بڑی دلچسپ ہے۔ جب وہ چھوٹا تھا تو خاندان کے کسی فرد نے کہا ''تم احمق ہو'' اور وہ اپنے خاندان کا پہلا انجینئر بن گیا۔

جب اس کے ایک سینئر استاد نے اسے احمق کہا تو وہ ملک کی سب سے بڑی اور نامی گرامی کمپنی میں

ڈیزائن انجینئر بن گیا۔

جب وہاں کے مقامی افسران نے اسے احمق سمجھا تو کمپنی نے اسے ایک نامی گرامی مینجمنٹ اسکول میں ڈاکٹریٹ کرنے بھیج دیا۔ اس ادارے نے اسے انعام سے نوازا۔ آئی سی ایس ایس آر نے بھی اس کی ''احمقانہ حرکات'' جاری رکھنے کے لیے تحقیقی وظیفہ دے دیا۔

جب ایک استاد نے اسے احمق سمجھا تو وہ ملک کے تیسرے بڑے بینک میں سینئر ٹریز بن گیا اوراس استاد سے زیادہ تنخواہ لینے لگا۔

جب بینک کے افسر نے اسے احمق سمجھا تو انتظامیہ نے اسے ایک مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ میں پروفیسر بنا کر بھیج دیا۔ تمام اخراجات برداشت کیے گئے اور اضافی الاؤنس بھی دیا گیا۔

جب ادارے کے نئے ڈائریکٹر کو احساس ہوا کہ یہ شخص واقعی احمق ہے، تو اسے پوسٹ گریجویٹ پروگرام کا چیئرمین بنا دیا گیا ساتھ ہی بورڈ کی رکنیت اور بورڈ سیکریٹری کی ذمہ داری بھی سونپ دی گئی۔ اسے یورپ بھی بھیجا گیا تا کہ یورپی مینجمنٹ کو سمجھ سکے۔

جب بورڈ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اسے ڈین (اکیڈمک) بنا دیا گیا۔

پھر ایک اور نئے ڈائریکٹر نے آ کر دریافت کیا کہ یہ آدمی واقعی احمق ہے تو فوراً اسے تدریس سے روک دیا گیا (کیونکہ تدریس تو ان لوگوں نے کرنی تھی جو اس کی تصدیق سے ماہر قرار دیے گئے تھے) اور اسے تحقیق کے کام پر لگا دیا گیا۔ پھر تو سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ اس کی تحقیقی کامیابیوں کی وجہ سے اسے ڈبلیوٹی او WTO کے تحت بھارت کے تعلیمی شعبے کو کھولنے کے جواب کی تیاری کے لیے ٹاسک فورس کا رکن بنایا گیا اور MHRD کی ریسرچ پروپوزل ایویلیوایشن کمیٹی میں بھی شامل کیا گیا۔ شاید MHRD کو بھی یقین ہو گیا کہ وہ بہت بڑا احمق ہے اس لیے اسے ایک مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ کا ڈائریکٹر بنا دیا گیا۔

اس سے چھ نئے مینجمنٹ اداروں کے ڈی پی آر تیار کرنے میں بھی مدد لی گئی۔ AICTE نے بھی وقتاً

فوقتاً اسے منظوری، تحقیق اور ایکریڈیٹیشن کمیٹیوں کا چیئرمین بنایا۔

جب وہ سبکدوش ہوا تو تنخواہوں پر نظر ثانی ہوئی۔ ڈائریکٹر نے ایک کمیٹی بنائی جس نے دو سال کی سخت محنت کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ یہ شخص ایک بہت بڑا احمق ہے اور نئے متعارف کردہ ایچ آئی جی اسکیل کے قابل نہیں جو عام پروفیسروں کے لیے تھا۔ کمیٹی نے حکومتی ضابطوں کو نظرانداز کرنے کے طریقے بھی تجویز کیے جنہیں بورڈ نے خوشی خوشی منظور کرلیا۔ اس کی احمقانہ شخصیت سے متاثر ہوکر بورڈ کے ایک سینئر رکن نے اسے دو سال کی یو جی سی فیلوشپ پیش کی کیونکہ وہ نامور اسکالر اور ممتاز ماہرِ تعلیم کے معیار پر پورا اترتا تھا۔ سفارشات منظور کرتے ہوئے بورڈ نے اس سے فیکلٹی ڈیولپمنٹ پلان تیار کرنے کو بھی کہا۔ اس کی کارکردگی سے متاثر ہوکر اسے قومی مینجمنٹ فیکلٹی ڈیولپمنٹ سینٹر کے قیام کے لیے بورڈ کی ذیلی کمیٹی میں بھی شامل کرلیا گیا۔

بڑھاپے میں وہ اکثر بیمار رہنے لگا اسپتال میں یا بستر اور گھر تک محدود ہو گیا۔ مایوسی کے عالم میں اس نے ایک ہی سال میں بغیر کسی دفتری مدد یا مالی معاونت کے چھ کتابیں مفت تیار کر ڈالی تاکہ دنیا بھر میں IT کے ذریعے استعمال ہوسکیں، جیسا کہ حکومت نے آئی آئی ایمز ایکٹ کی دفعہ ۷(g) کے ذریعے چاہا تھا۔ اتفاق سے اس نے حکومت کو اس بارے میں اطلاع بھی دی۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ حکومت نے فیکلٹی کی تنخواہوں سے متعلق سرکلر میں وضاحت جاری کی کہ پنشن پر نظرثانی نہیں ہوگی۔ بعد میں جب اس نے اپنی بارہ کتابوں کی فوٹو کاپی بھیجی تو صرف چھ دن میں پنشن پر نظر ثانی کا فیصلہ ہوگیا اور اگلے آٹھ دن میں نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا۔ اس نے رپورٹر سے کہا ''بھئی، آدمی کو اور کیا چاہیے''؟

جب رپورٹر نے پوچھا کہ کیا آپ کو احمق کہلانے پر شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ تو اس نے جواب دیا '' کیوں شرمندہ ہونا ہے؟ ذرا دیکھو تو سہی، مجھے زندگی میں وہ سب کچھ ملا جس کی خواہش بہت سے دانا لوگ کرتے ہیں۔ بلکہ مجھے تو اس پر فخر ہے۔ شاید لوگ مجھے یہ ذمہ داریاں نہ دیتے اگر میں دانا ہوتا۔ میں

نے معاشرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ ذرا دیکھو تو دانا لوگ کیا کر رہے ہیں۔ کیا تم نے کبھی کسی احمق کو آٹھ سالہ بچی کی عصمت دری کرتے دیکھا ہے؟ یا کسی احمق کو بینک فراڈ کرتے یا آگ زنی میں ملوث پایا ہے؟ ہم احمق لوگ مذہب، ذات پات اور فرقوں کی سیاست نہیں سمجھ پاتے کیونکہ ہمارا دماغ اتنا ترقی یافتہ نہیں کہ صرف ذاتی مفاد کا حساب لگاتا پھرے۔ ہم زیادہ تر دل سے کام لیتے ہیں اور یہی بات دانا لوگ سمجھ نہیں پاتے، اس لیے ہمیں احمق کہتے ہیں''۔

رپورٹر آخری سوال ''سر، اب جبکہ آپ اکہتر برس سے زائد عمر کے ہو چکے ہیں کیا اب بھی کوئی مستقبل کا منصوبہ ہے''؟

''دیکھو نوجوان دانا لڑکے احمق سوچنا اور کام کرنا نہیں چھوڑتے۔ مجھے بزرگ شہریوں کی مشکلات کی فکر ہے۔ میں نے بستر میں پڑے بزرگوں کی تفریح کے لیے ''اندرادھنش'' اور ''راگ'' پر تحقیقی مقالے تیار کیے ہیں۔ اس وقت میں دو بڑے منصوبوں پر کام کر رہا ہوں۔ پہلا ایک سجاوٹی مقبرہ تیار کرنا ہے جہاں لوگ دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنا پیسہ بھی ساتھ لے جا سکیں۔ ڈیزائن تقریباً تیار ہے اگر پاور آف اٹارنی کا راستہ اختیار کیا جائے۔ دوسری جگہوں پر بھی قبریں بنانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں وہاں کرنسی اور ویزے کے مسائل ہیں۔ جہاں زیادہ تر لوگ جانا چاہتے ہیں وہاں کے حکام ہماری کرنسی قبول نہیں کرتے اور ویزا شرائط بھی بہت سخت ہیں۔ اور جہاں ہماری کرنسی قبول ہے اور ویزا آسانی سے مل جاتا ہے، وہاں لوگ جانا نہیں چاہتے''۔

''دوسرا منصوبہ ایک خود کار تدفین/شمشان سسٹم تیار کرنا ہے۔ بہت سے لوگ اس سامان کا مطالبہ کر رہے ہیں''۔

رپورٹر نے کہا ''سر، آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ ہم میں سے بہت ساروں کو بھی ایک دن اس کی ضرورت پڑے گی''۔